www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پروفیسر حافظ محمد عبد اللہ

جدید سائنسی تحقیقات و نظریات قرآن حکیم کی روشنی میں

اسلام انسانی کاوشوں کا نہ صرف مؤید ہے بلکہ ذہن و جسم کی محنتوں کے بروئے کار لانے کو برابر مہمیز کرتا ہے لہٰذا انسان کی مادی ترقی کے علوم اور ٹیکنالوجی سے دینِ اسلام کا ٹکراؤ پیدا کرنا ہی بنیادی طور پر غلط ہے۔ جب مغرب میں مذہب کے بگڑے ہوئے تصور "عیسائیت" نے اپنے مادی فلسفوں سے سائنسی ترقی کے آگے بند باندھنے کی کوشش کی تو عام خیال یہ بن گیا کہ مذہب اور سائنس باہم متصادم ہیں۔ آج بعض نادان اس تاریخی پس منظر کو نظر انداز کر کے مسلمانوں کو سائنسی ترقی سے علیحدہ رکھنے کا تاثر دیتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ درج ذیل "مقالہ" سائنس کی اس اہمیت کو اجاگر کرنے کے اعتبار سے بڑا قیمتی ہے۔ تاہم یہ واضح رہے کہ سائنسی ترقی کے اس پہلو کے علاوہ سائنس کی تنگ دامانی بلکہ لادین سائنس دانوں کی سرکشی کی وجہ سے سائنسی اسلوب کی بعض کوتاہیاں نظر انداز نہیں ہونی چاہئیں۔ سائنس بہرصورت انسانی تگ و تاز ہے اگر ربانی روشنی سے تہی دامن رہے یا ایمان و عقائد کے یقین محکم سے محروم ہو تو نظریاتی سطح پر بہت سی غلطیوں کا شکار بھی ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سائنس میں مسلسل ارتقاء ہو رہا ہے اور یہی اس کی بے ثباتی کی بہت بڑی دلیل ہے۔ جبکہ انسانی محنت وحی الٰہی کی روشنی میں ایمانی کیفیت کے ساتھ یقین محکم پر منتج ہوتی ہے۔ ہماری رائے میں سائنس میں ثبات پیدا کرنے کے لئے اسے وحی کی روح مہیا کرنا بڑا ضروری ہے۔ اس مقصد کے تحت سائنسی اکتشافات سے وحی الٰہی کی صداقتیں ثابت کی جائیں تو یہ سائنس مادی ترقی کے علاوہ روحانی پختگی کا باعث بن سکتی ہے۔ قرآن و حدیث میں فطرت و قدرت کے اسی انداز سے مطالعہ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ الحکمة ضالة المومن (دانائی مومن کی گمشدہ متاع ہے) کے مقولہ کے مطابق سائنس کی ترقی کی بھرپور حمایت کرنی چاہیے تاہم ایمان و عقائد کے باب میں اس کی نارسائی کا اعتراف بھی کرنا چاہیے کیونکہ سائنس کا میدان صرف مشاہدہ و تجربہ ہے اور ایمان و عقائد، مشاہدہ و تجربہ سے تقویت تو پا سکتے ہیں لیکن ان کا میدان زیادہ تر وہ ہے جہاں سائنس کی انتہاء ہے جسے فلسفہ کی زبان میں مابعد الطبیعات کہتے ہیں۔ اس

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تمہید کے مد نظر زیر نظر "مقالہ" میں سائنسی اہمیت کے بعض پہلو قارئین کے لئے مفید ہوں گے۔ ان شاء اللہ......(محدث)

پیش لفظ

سائنسی علوم نے دور حاضر میں خاطر خواہ ترقی کی ہے۔ سائنسی ایجادات کا لامتناہی سلسلہ جاری ہے۔ ہر نیا دن ایک نئی ایجاد کی نوید سناتا ہے اور ﴿ کل یوم هو فی شان ﴾ کا مفہوم سامنے نظر آتا ہے۔ سائنسی ایجادات سے انسان بے پناہ فائدے حاصل کر رہا ہے اور انسانی عقل نے سائنس کے میدان میں جو جو کارنامے انجام دیئے ہیں، انسان ان پر بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔

سائنس کے ذریعہ ہی انسان کے لئے ممکن ہوا کہ اس نے کرہ ارضی سے نکل کر خلا کا رخ کیا اور چاند پر جا پہنچا اور دیگر خلائی سیاروں پر پہنچنے کا اپنے دل میں عزم کر لیا۔ انسان کے ان ارادوں میں کہاں تک اس کو کامیابی حاصل ہوتی ہے؟ یہ مستقبل میں ہی معلوم ہو سکے گا مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں تک اس میدان میں انسان ترقی حاصل کر چکا ہے وہ بھی خاصا وسیع و عریض میدان ہے۔

مسلمانوں نے سائنس کے میدان میں بڑے جاندار کارنامے انجام دیئے ہیں اور آج کا سائنس دان جن سائنسی اصولوں کو بنیاد بنا کر اپنی تحقیقات کو آگے بڑھا رہا ہے وہ مسلمان سائنس دانوں کے ہی ایجاد کردہ ہیں۔

بے شک قرآن مجید ایک سائنسی کتاب نہیں ہے۔ یہ کتاب ہدایت ہے مگر اپنی جگہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ علم و دانائی، عقل و دانش اور شعور انسانی کو بیدار کرنے میں جو کردار قرآن مجید نے ادا کیا ہے وہ کسی اور کتاب نے نہیں کیا۔ قرآن مجید نے ایک فلسفہ پیش کیا اور دنیا کو سوچنے کا ڈھنگ (Way of Thinking) سکھایا جس سے علم کو ترقی نصیب ہوئی، علم عام ہوا اور خواص کے قبضہ سے آزاد ہوا اور اسی علمی آزادی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج سائنسی علوم کے ذریعہ انسان نے کائنات کے رازوں سے پردہ اٹھایا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری و ساری ہے۔ قرآن مجید بار بار غور و فکر

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کی طرف بلاتا ہے۔

اس مضمون میں جدید سائنسی تحقیقات کو قرآنی رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ "مشتے از خروارے" کے مصداق معمولی سی کوشش ہے۔ مگر اس میں اہل فکر و دانش کے لئے ایک راستہ اور سمت کا تعین ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سائنسی علوم کو انسان کے لئے مفید بنائے اور ان کے منفی اثرات و نفوذ سے انسانیت کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

قرآن مجید میں ارشاد باری ہے :

﴿ ان فی خلق السموت والارض واختلاف اللیل والنهار والفلك التی تجری فی البحر بما ینفع الناس و ما انزل الله من السماء من ماء فاحیا به الارض بعد موتها وبث فیها من كل دابة و تصریف الریاح و السحاب المسخر بین السماء والارض لایٰت لقوم یعقلون ﴾ (۱)

"بے شک آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں، رات دن کی (مسلسل) تبدیلی میں، اس کشتی (جہاز) میں جو سمندر میں چلتی اور لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے، اور اس پانی میں جسے اللہ تعالیٰ آسمان سے اتارتا ہے اور زمین کے مردہ ہونے کے بعد اسے اس پانی کے ساتھ زندہ کرتا ہے اور اس (زمین) میں اس (اللہ) نے ہر قسم کے چلنے والے (انسان وحیوان) پھیلا دیئے اور ہواؤں کے چلنے میں، اور آسمان و زمین کے درمیان بادلوں کی تسخیر میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے گردوپیش کا جائزہ لینے اور اس کائنات کی ہر چیز جسے انسان دیکھتا ہے یا محسوس کرتا ہے، کے بارے میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ اسی تدبر و تحقیق اور تجربات کا دوسرا نام "سائنس" ☆ ہے۔

درحقیقت سائنس کی ابتداء اسی روز سے ہو گئی تھی جب انسان کی تخلیق کا آغاز ہوا تھا

☆ سائنس تجربہ اور مشاہدہ کے ایک خاص اسلوب علم کا نام ہے۔ محدث

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور وجود پاکر وہ اس کرۂ ارضی پر اتارا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی تخلیقات میں غور و فکر، تدبر و تحقیق اور تجربات و مشاہدات نے انسان کو رب العالمین پر ایمان کامل کی طرف رہنمائی کی۔ اسے استدلالی یقین یا علم الیقین کہا جاتا ہے۔

اللہ کے مومن و مخلص بندے اپنے اس علم الیقین اور ایمان کامل کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

﴿ ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحنك فقنا عذاب النار ﴾ (۲)

کائنات کی تخلیق و بناوٹ اور تغیر و تبدل پر غور و فکر کے بعد متاثر ہو کر وہ کہتے ہیں:

"اے ہمارے پروردگار تو نے انہیں بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ"

اس کے برعکس وہ لوگ جو مناظر قدرت سے متاثر نہیں ہوتے یا ان سے بصیرت حاصل نہیں کرتے، ان کے متعلق عظیم سائنس دان آئن سٹائن ان الفاظ میں حیرت کا اظہار کرتا ہے:

"وہ انسان جو کائنات پر اظہار تعجب کے لئے نہیں ٹھہرتا اور اس پر خشیت و تقویٰ کی کیفیت طاری نہیں ہوتی، درحقیقت وہ مر چکا ہے اور اس کی آنکھیں بصارت سے محروم ہو چکی ہیں" (۳)

جبکہ آئن سٹائن سے سینکڑوں برس پہلے قرآن مجید نے اسی بات کی طرف یوں اشارہ فرمایا تھا:

﴿ اولم ينظروا في ملكوت السمٰوٰت والارض وما خلق الله من شئ وان عسى ان يكون قد اقترب اجلهم فبأي حديث بعده يؤمنون ﴾ (۴)

"کیا یہ لوگ کائنات ارض و سماء اور دیگر تخلیقات الٰہیہ پر غور نہیں کرتے، شاید ان کی موت قریب آ چکی ہے۔ اس کے بعد آخر یہ کس چیز پر ایمان لائیں گے"

یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک "مناظر قدرت" کو "آیات اللہ" کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ (۵) اور ان پر غور و فکر کرنے کا ہر مومن کو حکم دیتا ہے۔

چنانچہ ۱۹۷۶ء میں ویٹی کن میں ایک پوپ نے سعودی عرب کے چند مسلمان علماء سے بحث

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کرنے کے بعد ایک اعلامیہ جاری کیا کہ

"یہ مذہب اسلام انسانی ترقی خصوصاً سائنس کا حامل ہے" (۶)

اور واقعہ یہ ہے کہ انفرادی زندگی میں قرآن حکیم سے ہدایت حاصل کرنے والا سائنس دان جوں جوں قوانین فطرت کی گہرائیوں کو سمجھتا جائے گا اتنا ہی اس کا ایمان پختہ ہوتا چلا جائے گا۔

سائنس کا مطلب:

سائنس لاطینی زبان کے لفظ Scientia سے ماخوذ ہے جس کا مطلب "علم" ہے۔ (۷) چونکہ اس کائنات میں رونما ہونے والے تمام طبعی اعمال کسی نہ کسی طبعی ☆ قانون کے تحت وقوع پذیر ہوتے ہیں اس لئے مشاہدات و تجربات کی بنیاد پر کائنات کے قوانین طبعی کا جو علم حاصل ہو اس کو "سائنس" کہتے ہیں۔

سائنس اور مذہب:

انسان نے جب پہلی بار اس کائنات رنگ و بو میں قدم رکھا تو اس نے خود کو مادیات یعنی جمادات، نباتات اور حیوانات میں گھرا ہوا پایا۔ اس نے اس خانہ عجائب کی ہر چیز کا بغور جائزہ لیا اور ان سے آہستہ آہستہ استفادہ کیا مگر جب اس نے آگے چل کر سائنس پر مذہب کا کنٹرول دیکھا تو اسے یہ پسند نہ آیا۔ اس لئے اس نے مذہبی ہدایات کے خلاف ہر چیز کو اپنی مرضی و منشاء کے مطابق استعمال کرنا شروع کر دیا جس سے بحر و بر میں فساد برپا ہو گیا اور یہ اپنا سکون و اطمینان کھو بیٹھا اور آخر کار یہ چیز اس کے لئے سوہان روح بنتی گئی۔

☆ طبعی اعمال کے علاوہ بھی اعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح طبعی اعمال اور غیر طبعی اعمال میں مابعد الطبیعات کی تاثیر اسلامی عقائد میں مسلمہ ہے، لہٰذا سائنس خاص اسلوب اور محدود علم سے آگے نہیں بڑھتی محدث

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

چنانچہ عہد وکٹوریہ کے صاحب بصیرت ناول نویس جارج گسنگ کو صاف لکھنا پڑا کہ

"میں سائنس سے نفرت کرتا ہوں کیونکہ یہ انسان کی بے رحم دشمن بنی رہے گی اور اس کے گاڑھے پسینے کی تمام کارگزاریوں کو بدنظمی کے خونی سمندر میں غرق کردے گی۔ (۸)

اسی قسم کی نفرت و مایوسی کا اظہار "شعبہ عمرانیات واشنگٹن یونیورسٹی" کے صدر "جارج لنڈبرگ" نے بھی ان الفاظ میں کیا ہے۔

"کیمیاوی لیبارٹری سے ایسی اکیسر دوائی کی توقع کرنا جس سے نسلی و ثقافتی امتیازات ختم ہو جائیں عبث ہے۔ البتہ ان مسائل کا حل مذہب کے پاس ہے۔" (۹)

سائنس کا مقام:

ماضی میں جب سائنس "زوال یونان" کے بعد ایک ہزار سال تک لاپتہ ہوگئی تو مسلمانوں نے اسے دریافت کرکے زندہ اور طاقتور علم بناتے ہوئے اسے اپنا علمی آئیڈیل سمجھا، کائنات کی بابت معلومات حاصل کرنا ساری قوم کے لئے دلکشی، ترقی اور عزت کا باعث سمجھا جانے لگا۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور میں سائنسدانوں کو "شیخ الرئیس" کہا جاتا تھا۔ (۱۰)

سائنس ان کے لئے معاشی پیشہ یا ہنرمندی نہیں تھی بلکہ یہ ان کا جذباتی ولولہ یا شوق تھا، اس کے برعکس آج مسلمانوں کی سوسائٹی میں سائنس کی تعلیم ایک نمایاں ولولہ یا نصب العین کی کیفیت سے خالی ہے۔ البتہ دور حاضر میں انسانی روح بے تابی کے ساتھ سائنس کے میدان میں آگے بڑھنا چاہتی ہے اس لئے اس کو علمی جہاد سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

سائنسدان کو چاہیے کہ وہ سائنس کے سارے نکتہ نظر کو انسان کی بھلائی اور خدمت کی طرف اسی جذبہ و شوق سے پھیلا دے جیسے وہ کسی دینی یا روحانی یا جذباتی کام میں لگا ہو۔ چنانچہ حکیم ہربرٹ اسپنسر کہتا ہے کہ

"سائنس سے غفلت کرنا بے دینی ہے، جبکہ سائنس کی محبت خاموش عبادت ہے، ایسی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

عبادت جس میں اقرار باللسان و تصدیق بالقلب کے ساتھ عمل بالارکان شامل ہو۔ (۱۱)

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں جابجا انسان کو اس امر کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مظاہر قدرت کا بغور مطالعہ کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ (۱۲)

سائنس کی اہمیت :

سائنس علم کے طور پر بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ سائنس کے آلات انسان کو سہولتیں فراہم کرتے ہیں۔ اسلام انسانوں کی ضرورت کو پورا کرنے والی چیزوں پر خاص طور پر توجہ دیتا ہے۔ چنانچہ سکھایا ہوا شکاری کتا جب شکار کرتا ہے تو اس کا شکار حلال سمجھا جاتا ہے نیز اسلام نے بہت سی بنیادی ضروریات زندگی کو پورا کرنا سوسائٹی، سماج اور ذات انسان پر فرض کفایہ قرار دیا ہے۔ ان ضروریات میں سائنس کا علم بھی شامل ہے جس کو سیکھنا ہر آدمی کے لئے ضروری ہے کیونکہ اس سے ملک و قوم کی ترقی وابستہ ہے۔

یہ خیال بالکل غلط ہے کہ اسلام سائنسی علوم کا مخالف ہے بلکہ سائنس تو اسلام کی مرہون منت ہے۔ اگر اسلام معرض وجود میں نہ آتا تو سائنسی تعلیم پردہ خفا میں رہتی اور انسان سائنسی سپرٹ اور تحقیقی ظرف سے متعارف نہ ہو سکتا۔

بہرحال سائنس، حقیقت میں "آیات اللہ" میں سے ہے جس نے فراعنہ مصر کے ہاں جنم لیا۔ منکرین و ملحدین کے ہاتھوں پرورش پائی۔ دنیا و جنت کی راحت، دوزخ کے عذاب اور قیامت کے قیام کا نمونہ دکھایا۔ خدا دوستی اور خدا شناسی کی دعوت دی۔ قرآنی نظریات کی صحت کا اعتراف کرایا۔ اور ان سب کے لئے اتمام حجت بن کر رہی جنہوں نے اپنے کفر و انکار پر اصرار کیا۔ حشر کے روز ان کی اپنی سائنسی ایجادات و اختراعات ہی انہیں جھٹلانے کے لئے کافی ہوں گی۔ (۱۳)

سائنسی تحقیقات و نظریات کی تاریخ

۶۰۰ء بعد از مسیح کا زمانہ سائنس کا قدیم زمانہ مانا جاتا ہے۔ اس دور میں انسان تجربے کا نہیں بلکہ منطق کا عادی تھا۔ یونانی فلاسفروں نے سائنس کو نظریاتی مضمون کے طور پر پیش کیا۔ بعد میں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تجرباتی سائنس کی ابتداء اس وقت ہوئی جب عرب کے افق پر اسلام کی روشنی نمودار ہوئی۔

قرآن حکیم دنیا کی وہ پہلی کتاب ہے جس نے علم فلکیات کی طرف انسان کو متوجہ کر کے اسے مظاہر قدرت کے مطالعہ و مشاہدہ کی دعوت دی ہے۔ اگرچہ زمانہ قدیم ہی سے یہ ستارے صحراؤں اور سمندروں میں انسان کی راہنمائی کر رہے تھے مگر قرآن حکیم نے یہ کہہ کر ان کی اہمیت کو بڑھا دیا کہ سورج، چاند اور ستاروں کا تعلق عبادات سے بھی ہے۔ اسی لئے جوزف ھیل کہتا ہے کہ "روحانیت کے بعد مسلمانوں نے سب سے زیادہ توجہ ریاضیات اور فلکیات پر دی"

مسلمان سائنس دان اور حکماء نے ہی الجبرا اور کیمسٹری کے ایسے اصول اور فارمولے وضع کئے جن کے بغیر سائنس دان ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکتے۔ (۱۴) بقول ڈاکٹر لیبان

"طلوع اسلام کے فوراً بعد ۱۳۲ھ میں بغداد میں مدرسہ علم ہیئت قائم ہو چکا تھا جو سات سو سال تک جاری رہا۔ (۱۵)

بقول "موسیو سیدیو" اس مدرسہ کے علماء و حکماء کا کمال یہ تھا کہ وہ دوربین اور کواکب کے ارتفاع معلوم کرنے والے آلہ "اصطرلاب" کی مدد کے بغیر ہی علوم فلکیات میں پورا کمال پیدا کر لیتے۔ (۱۶)

دور اسلام کی پہلی رصد گاہ ۲۱۴ھ میں ہی دمشق میں قائم ہو گئی تھی۔ اسی طرح یورپ میں بھی پہلی رصد گاہ مسلمانوں نے قائم کی تھی، بقول ڈاکٹر ڈریپر "مسلمانوں نے ان تمام سیاروں کی فہرست مرتب کی جو آسمان پر نظر آئے اور بڑے بڑے ستاروں کے نام بھی مسلمانوں نے ہی رکھے" (۱۷)

قریب قریب تمام ستاروں کے ننانوے فیصد عربی نام معمولی تلفظ کی تبدیلی سے آج تک مروج ہیں۔ ان کا محل وقوع بھی وہی تسلیم کیا گیا جو مسلمان ماہرین نے متعین کیا تھا اور ان کی صحت پر آج دور جدید کی دوربینوں نے مہر ثبت کر دی ہے۔ یہی علوم تراجم کے ذریعے عربی سے دوسری مغربی زبانوں میں منتقل ہوئے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آٹھویں صدی عیسوی سے تیرہویں صدی عیسوی تک کا زمانہ علم و حکمت کا اسلامی دور ہے۔ اس دور میں فلسفہ، طب، ریاضی، فلکیات اور سائنس کے فراموش کردہ علوم کو مسلمانوں نے نہ صرف زندہ کیا بلکہ اپنی تحقیقات سے ان کو نئی وسعت بخشی اور مسلمان سائنسدانوں کی تحقیقی کاوشوں کی بدولت دنیا جدید علم کی روشنی سے منور ہوئی۔ بلاشبہ جدید سائنس کے بانی مسلمان ہی ہیں اس پر اہل یورپ کو بھی مجال انکار نہیں۔

بعد میں مسلمانوں نے ان سائنسی علوم کی طرف توجہ دینا چھوڑ دی تو اہل مغرب نے ان علوم کو اپنا کر اتنا آگے بڑھا دیا کہ ان کے ذریعے نہ صرف چاند پر پہنچ گئے بلکہ اس سے بھی آگے ارتقائی منازل طے کر رہے ہیں۔ (۱۸)

قرآن اور سائنس

قرآن حکیم میں تقریباً ساڑھے سات سو آیات ایسی ہیں جو کسی نہ کسی طرح سائنسی مظاہر اور عوامل کے بارے میں اشارہ کرتی ہیں مگر ہم اپنی کم علمی کے باعث ابھی تک ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس مقالے میں تمام سائنسی تحقیقات و نظریات، اور متعلقہ آیات کا احاطہ کرنا تو بہت مشکل ہے البتہ چند مشہور تحقیقات کے بارے میں قرآن پاک کی پیش گوئیوں کا ذکر کرنے کی کوشش کریں گے۔

نظریہ اضافت:

انسان کے چاند پر پہنچ جانے سے مذہبی دنیا میں تہلکہ سا مچ گیا جیسے یہ بھی شجر ممنوعہ کی طرح کوئی حجر ممنوعہ تھا جسے چھو کر انسان غلطی کر بیٹھا ہے حالانکہ قرآن حکیم نے انسان کے چاند پر پہنچنے کی نہ ممانعت کی ہے اور نہ مخالفت بلکہ انسانوں کا وہاں پہنچنا قرآنی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے ﴿ و القمر اذا اتسق ○ لتركبن طبقا عن طبق ﴾ (۱۹)

"قسم ہے اس چاند کی جب پورا ہو جائے کہ تم کو ایک کے بعد دوسری حالت پر

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ضرور پہنچنا ہے"۔

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان ہمیشہ ایک حالت پر جامد نہیں رہے گا بلکہ ترقی پذیر مخلوق ہونے کی وجہ سے درجہ بدرجہ ترقی کرے گا۔

اس سے قدیم فلاسفر کے اس نظریہ کی تائید بھی ہوگئی کہ "سرعت سیر" کے لئے کوئی مقدار معین نہیں" نیز اسراء نبوی ﷺ کی تائید و تصدیق کی ایک اور عقلی دلیل سامنے آگئی کہ اگر "گاگرین" نے چوبیس گھنٹوں کے اندر دنیا کے سترہ چکر لگائے تو کیا رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم راتوں ☆ رات آسمانوں کی سیر کرکے واپس نہیں آسکتے۔ (۲۰)

عام طور پر مسلمانوں کے ہاں معراج نبوی ﷺ کے متعلق یہ توجیہ مشہور ہے کہ ہر چیز بوقت معراج اپنی اپنی جگہ رک گئی تھی۔ اس کی تائید البرٹ آئن سٹائن کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے کہ

> "کسی چیز کی رفتار روشنی کی رفتار سے زیادہ نہیں ہوسکتی اگر کسی چیز کی رفتار روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ ہو جائے تو اس کے لئے وقت بھی تھم جاتا ہے" (۲۱)

چاند میں عرب دراڑ:

جب امریکی خلاباز چاند پر اترے تو انہوں نے چاند کے وسط میں ایک بڑی دراڑ دیکھی جو غیر معمولی نوعیت کی تھی، اس کو دیکھ کر امریکی خلاباز حیرت زدہ ہوگئے کیونکہ قدیم فلاسفہ کے نزدیک چاند میں خرق والتیام محال ہے۔ مگر جب ان کو پتہ چلا کہ مسلمانوں کے نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معجزے کے طور پر چاند کے دو ٹکڑے ہوئے اور اس کی وجہ سے یہ دراڑ پڑی تھی تو وہ مزید حیران ہوئے اور اس کے فوٹو لئے جو بعد ازاں عالمی اخبارات میں بھی شائع ہوئے۔ (۲۲)

☆ واضح رہے کہ اس سے معراج کے معجزہ نہ رہنے کا مغالطہ نہ ہو جیسا کہ ایسا مغالطہ معتزلہ کو ہوا کیونکہ اس دور میں معراج انسانی ترقی سے نہ ہوا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت خاص سے۔ سائنسی توجیہ صرف امکانیات کا پہلو اجاگر کر رہی ہے۔ اہل سنت رب کائنات کی قدرتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ محدث

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

چنانچہ اسی وجہ سے امریکی خلائی محکمہ "ناسا" نے اس دراڑ کا نام عرب دراڑ رکھا ہے [۲۳] قرآن حکیم نے چاند کی اس دراڑ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

﴿ اقتربت الساعة وانشق القمر ﴾ [۲۴]

"قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ پڑا"

ستارے :

یونانی حکماء کہتے تھے کہ ستارے آسمان میں اس طرح جڑے ہوئے ہیں۔ جس طرح نگینہ انگوٹھی میں، لیکن دور حاضر میں خلابازوں نے چاند کے گرد چکر لگا کر دیکھا اور چاند کے اوپر چڑھ کر بچشم خود چاروں طرف دیکھا تو یہ بیان دیا کہ ستارے آسمان سے نیچے خلاء میں بالکل اسی طرح روبہ گردش ہیں جس طرح کرۂ ارض فضا میں گردش کر رہا ہے۔ [۲۵] اس طرح یونانیوں کے نظریہ کی تردید ہوگئی مگر قرآن مجید کے اس بیان ﴿ و لقد زينا السماء الدنيا بمصابيح ﴾ [۲۶]

"یقیناً ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کیا"..... کی تصدیق ہوتی ہے۔

پھر یہ ستارے یوں ہی گردش میں نہیں ہیں بلکہ ان کی گردش سائنسی ضابطوں اور اصولوں کے حساب سے ہے۔ [۲۷] جس کے متعلق قرآن حکیم نے فرمایا:

﴿ والشمس وا لقمر والنجوم مسخرات بامره ﴾ [۲۸]

"اور سورج، چاند اور ستارے اس (اللہ) کے حکم کے تابع ہیں"

ایک دوسرے مقام پر یوں فرمایا:

﴿ وكل فى فلك يسبحون ﴾

"کہ تمام اپنے اپنے مدار (دائرہ) میں گردش کر رہے ہیں"

آج کل کے جدید دور میں بھی خلائی جہازوں وغیرہ کے راستوں کا حساب بھی مختلف ستاروں کی مدد سے رکھا جاتا ہے [۲۹] جس کا ذکر قرآن حکیم میں یوں آیا ہے:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

﴿ وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدوا بھا فی ظلمت البر والبحر ﴾ (۳۰)

"اور یہ (اللہ) وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان کی مدد سے خشکی اور پانی کے اندھیروں میں اپنے راستوں کے لئے راہنمائی حاصل کر سکو"

دمدار ستارے:

اجرام فلکی میں ایسے ستارے بھی ظاہر ہوتے ہیں جو خاموشی سے چلتے ہوئے غائب ہو جاتے ہیں انہیں دمدار ستارے کہا جاتا ہے۔ ان میں ایک "حیلی نامی" دمدار ستارہ ہے جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان میں ظاہر ہوا ہے اور اس کے متعلق اصول یہ ہے کہ تقریباً چھہتر (۷۶) برسوں میں ایک بار ظاہر ہوتا ہے (۳۱) اس قسم کے ستاروں کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے:

﴿ فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس ﴾ (۳۲)

"قسم ہے ان ستاروں کی جو ظاہر ہوتے اور پھر کسی رکاوٹ کے بغیر چلتے ہوئے غائب ہو جاتے ہیں"

کائنات کی تعمیر پیہم:

جدید دور کے سائنس دانوں کا یہ خیال بھی ہے کہ ان اجرام فلکی میں توسیع ہو رہی ہے۔ چنانچہ مشہورِ عالم جرمن سائنس دان آئن سٹائن کے بقول تیس کروڑ سال کے بعد اس کائنات کے فاصلے دگنے ہو جاتے ہیں۔ (۳۳) اور اس خیال کی تائید قرآن پاک کے اس فرمان سے ہوتی ہے:

﴿ والسماء بنینھا باید وانا لموسعون ﴾ (۳۴)

"ہم نے ہی آسمان کو اپنے دست قوت سے بنایا ہے...... اور ہم ہی اسے وسیع کرنے والے ہیں"

ارض و سماء:

آسمان و زمین کے بارے میں حکمائے قدیم کا یہ خیال تھا کہ "شروع میں آسمان و زمین کا

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہیولی گڈمڈ تھا پھر ایک دھماکے سے یہ پھٹا اور ایک ٹکڑا سیارہ بن کر خلا میں گھومنے لگا۔ (۳۵) اس تصویر کی تائید قرآن حکیم کے ان الفاظ سے ہوتی ہے۔

﴿ اولم یرالذین کفروا ان السموت و الارض کانتا رتقا ففتقنھما ﴾ (۳۶)

"کیا وہ لوگ غور سے نہیں دیکھتے جنہوں نے انکار کیا ہے کہ آسمان و زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا"

ماہرین ارضیات کی تحقیق یہ ہے کہ آغاز میں جب زمین سورج سے الگ ہوئی تو اس کا درجہ حرارت وہی تھا جو سورج کا ہے۔ بعد میں یہ اوپر سے ٹھنڈی ہو کر سکڑنے لگی اور سکڑتی چلی جارہی ہے۔ آج بھی اگر کسی زلزلے سے بطن زمین کا لاوا باہر آتا ہے تو اس کا درجہ حرارت وہی ہوتا ہے جو سورج کا ہے۔ (۳۷) نزول قرآن سے قبل زمین کے سکڑنے کا تصور مکہ مکرمہ میں تو کجا، دنیا کے کسی حصے میں موجود نہ تھا مگر قرآن پاک نے اعلان کیا کہ

﴿ افلا یرون انانا تی الارض ننقصھا من اطرافھا ﴾ (۳۸)

"کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم زمین کو اطراف سے سیکڑتے ہوئے لا رہے ہیں"

زمین کے مخفی خزانے:

نزول قرآن سے قبل کسی کے وہم و گماں میں بھی یہ بات نہ تھی کہ انسانی استعمال کی جس قدر چیزیں زمین کے اوپر موجود ہیں، اسی قدر بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ چیزوں کے خزانے اس کے اندر پوشیدہ ہیں۔ ان خفیہ خزانوں سے متعلق سب سے پہلے قرآن حکیم نے خبر دی کہ

﴿ الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السموت ما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ ﴾ (۳۹)

"کیا تم نے دیکھا نہیں کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے، اللہ تعالیٰ نے وہ سب کچھ تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور مخفی نعمتیں پوری کر دی ہیں"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ زمین کے اندر سے کیسے کیسے انمول خزانے آئے دن نکل رہے ہیں مثلاً کوئلہ کی کانیں، تانبا، سونے کی کانیں، ہیرے جواہرات کے خزانے اور تیل، گیس اور پٹرول کے خزانوں کے دریا کے نکلنے کی مسلسل خبریں آرہی ہیں۔ (۴۰)

قدیم کھنڈرات:

دنیا کے قدیم کھنڈرات کے بارے میں سائنس نے نئی باتیں اور دلچسپ معلومات فراہم کی ہیں ان میں مصر کے قدیم تاریخی اہرام ہیں جن کی تعمیر اب تک ایک معمہ ہے اور ان کا شمار دنیا کے عجائب میں سے ہوتا ہے۔ ان کی تعمیر میں استعمال ہونے والی بڑی بڑی چٹانیں ایسی ہیں کہ ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بڑا دشوار کام ہے۔ ایک روسی مصنف کا اندازہ ہے کہ چالیس ہزار آدمی مل کر اس کو ان کی جگہ سے بمشکل کھسکا سکتے ہیں۔ اس کے بعد وہ سوال کرتا ہے کہ آخر کار ان جناتی چٹانوں کو کس نے کاٹا؟ کب اور کس مقصد کے لئے استعمال کی گئیں؟ ان کے متعلق روسی ماہر طبیعات (Matest Agrest) نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ یہ بڑے بڑے پتھر ان لوگوں نے کاٹے ہیں جو کسی زمانے میں سیارۂ مشتری سے زمین پر آئے تھے (۴۱) کیونکہ سائنسدان مذکور کو ایک ایسی تصویر ملی تھی جو خلاباز (Spacemans) کے لباس میں ملبوس شخص سے ملتی جلتی تھی (۴۲) مگر قرآن مجید نے اس معمہ کو بطریق احسن حل کردیا ہے کہ

﴿ واسلنا له عين القطر ومن الجن من يعمل بين يديه باذن ربه ومن يزغ منهم عن امرنا نذقه من عذاب السعير ○ يعملون له ما يشاء من محاريب وتماثيل وجفان كالجواب وقدور راسيٰت ﴾ (۴۳)

"اور ہم نے اس (حضرت سلیمان علیہ السلام) کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جنات میں بعض وہ تھے جو اپنے رب کے حکم سے ان کے سامنے کام کرتے تھے اور (ہمارا فیصلہ تھا کہ) ان میں جو کوئی ہمارے (اس) حکم سے سرتابی کرے گا ہم اس کو (آخرت میں) جہنم کا عذاب چکھائیں گے وہ جنات ان کے لئے وہ وہ چیزیں بناتے تھے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جو وہ چاہتے تھے مثلاً بڑی بڑی عمارتیں، مجسمے، حوضوں کی طرح بڑے لگن اور بڑی بڑی دیگیں جو ایک ہی جگہ جمی رہیں"

مادہ کا منبع و ماخذ:

سائنس نے دنیا کے سامنے یہ اصول پیش کرکے کہ "مادہ کا منبع و ماخذ ایک لطیف ترین قوت ہے جو نہ جسم رکھتی ہے اور نہ نظر آسکتی ہے بلکہ اپنی صفات و اثرات سے جانی پہچانی جاتی ہے" ثابت کردیا ہے کہ اس لطیف ترین توانائی کا خالق بھی اپنی ناقابل تصور انتہائی لطافت کی وجہ سے نہ ہماری طرح کا جسم رکھتا ہے اور نہ ہی نظر آسکتا ہے۔ (۴۴) چنانچہ قرآن حکیم اس بات پر یوں دلالت کرتا ہے:

﴿ لاتدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير ﴾ (۴۵)

"آنکھیں اسے نہیں دیکھ سکتی اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے اور وہ لطیف و باخبر ہے"

چنانچہ امریکی خلاباز جان گلین لکھتا ہے کہ

"سائنسی اصطلاحات و پیمانوں میں خدا کی پیمائش ☆ ناممکن ہے۔ مذہبی اور ایمانی قوتوں کو نہ دیکھا جاسکتا ہے، نہ سونگھا اور چھوا جاسکتا ہے یہ ایک ناقابل فہم اور غیر محسوس شے ہے اس طرح ہمارے جہاز کے قطب نما کو جو قوت متحرک رکھتی ہے وہ بھی ہمارے تمام حواس خمسہ کے لئے کھلا چیلنج ہے کیونکہ اسے نہ ہم دیکھ سکتے ہیں اور نہ سن، چھو اور سونگھ سکتے ہیں حالانکہ نتائج کا ظہور اس پر واضح دلالت کرتا ہے کہ یہاں کوئی پوشیدہ قوت موجود ہے"۔ (۴۶)

غرض سائنس نے ان صفات خداوندی کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کردیا جو قرآن حکیم چودہ سو برس پہلے بیان کرچکا ہے۔ ارشاد ہے:

☆ دیکھئے سائنس خود اپنی نارسائی کا اعتراف کر رہی ہے لہٰذا علم کو صرف تجربہ و مشاہدہ پر محدود نہیں کیا جاسکتا، وحی الٰہی کے علاوہ انسانی ادراکات کے دیگر ذرائع غیر سائنسی بھی ہیں۔ محدث

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پروٹوپلازم:

جدید سائنسی تحقیقات اور "Bialogy" کی ترقی کی بدولت اس بات کا پتہ لگایا جاچکا ہے کہ تمام حیوانات و نباتات کی تشکیل یکساں قسم کے مادہ سے ہوئی ہے۔ اور خوردبینی مشاہدہ سے پتہ چلا ہے کہ حیوانات و نباتات کے اجسام نہایت درجہ ننھے ننھے خلیوں (خانوں) پر مشتمل ہیں۔ ان خلیوں میں ایک لیس دار، چپ چپا اور متحرک مادہ بھرا رہتا ہے جس کو "Protoplasm" کا نام دیا گیا ہے۔ کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس مادہ کا اکثر و بیشتر حصہ پانی پر مشتمل ہے (۵۱)۔ اس تحقیق سے قرآن حکیم کے حیرت انگیز اعجاز کا حال اس بیان سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ

﴿ وجعلنا من الماء کل شئی حی ﴾ (۵۲)

"ہم نے ہر چیز کو پانی سے زندہ کیا"

کریسی مورلسن کہتے ہیں کہ

"روح انسانی ہی انسان کے انجام کی مالک ہے اور روح اپنے وجود کے مصدر اعلیٰ سے تعلق کا شعور رکھتی ہے۔ روح نے انسان کو قانون اخلاق عطا کیا۔ روح نے اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے قائم کیا۔ یہی مقصود الٰہی ہے اور یہی انسان کے اس پوشیدہ اشتیاق کی توجیہ ہے کہ انسان اپنے نفس سے اعلیٰ اشیاء سے متصل ہونا چاہتا ہے اور یہی مذہب کا بھی محرک ہے بلکہ روح ہی عین مذہب ہے" (۵۳)

اسلامی نظریہ حیات بھی یہی بتاتا ہے کہ دنیاوی زندگی اس کے لئے امتحان ہے جس کے ذریعے اس کے اعمال کا حساب ہوگا اور یہی اعمال اس کا انجام متعین کریں گے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا ﴾ (۵۴)

"اللہ وہ ذات ہے جس نے موت و حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ تمہیں آزما سکے کہ تم میں سے کون اچھے عمل والا ہے"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آغاز حیات کے بارے میں ایک سائنسی نظریہ یہ بھی ہے کہ "سورج لاکھوں سال تک سمندری وادیوں پر چمکتا رہا بالاخر وہاں کیچڑ میں ایک مہین سا صرف یک خلوی جانور پیدا ہو گیا جسے کیچڑ کا بچہ کہنا غلط نہ ہو گا۔ چونکہ یہ صرف ایک خلیے (Cell) کا تھا اس لئے ہر لحاظ سے وہ ایک اکائی تھا" (۵۵) اسی طرح قرآن مجید نے اس سے ملتا جلتا یہ نظریہ دیا ہے کہ:

﴿ یاایھاالناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ ﴾ (۵۶)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان ☆ سے پیدا کیا"

فنائے کائنات اور قیام قیامت:

فنائے کائنات کے بارے میں سائنس دانوں اور ہیئت دانوں کے مختلف نظریات ہیں ان سب کو یہاں احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے، تاہم چند ایک کا ذکر کئے دیتے ہیں:

ایک نظریہ یہ ہے کہ "زمین کی اندرونی قوتیں بروئے کار آنے سے قشرارض پھٹ جائے گا اور سارا کرۂ ارض بے شمار شہابیوں میں بٹ جائے گا لیکن اس سے قبل آفتاب یکایک اپنی دوزخ بداماں آگ کے ساتھ پھٹ کر خاموش ہو جائے گا کیونکہ ایٹم سے متعلق تحقیقات شاہد ہیں کہ سورج کے سرمایہ ہائیڈروجن گیس کے ذرات اس کے قلب میں سخت حرارت اور بے پناہ دباؤ سے "Helium Gas" میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ جیسے جیسے ہائیڈروجن کی مقدار گھٹ رہی ہے ویسے ویسے سورج کی شعلہ افشانی بڑھتی جارہی ہے۔ جس وقت ہائیڈروجن کی مقدار آدھی رہ جائے گی تو اس کی تپش اور چمک میں کئی سو گنا اضافہ ہو جائے گا۔ اس بلاخیز گرمی کے زیر اثر تمام آبی ذرائع خشک ہو جائیں گے۔ زمین پر آثار زندگی ناپید ہو جائیں گے۔ اور یہ کرۂ خاکی جل بھن کر فضا کی وسعتوں میں منتشر ہو جائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس جان کنی کے عالم میں سورج یکبارگی پھٹ پڑے۔ اس کی سطح سے گیس کے شعلے پھوٹ پڑیں اور اس کے ٹھیک چند منٹ بعد ہماری زمین

☆ جان (نفس) سے مراد حدیث صحیح کی رو سے حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ حدیث سے قطع نظر آیت کی تفسیر سائنس سے کرنا تفسیر بالرائے کی مذموم صورت ہے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس دھکتی ہوئی بھٹی کا ایندھن بن کر شعلہ جوالہ بن جائے اور خلائی وسعتوں میں گرد وغبار کے ایک بادل کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے" (۵۷)

ایک اور نظریہ کے مطابق سورج کی روشنی کا ذخیرہ محدود ہے۔ یہ آگ کا ایسا گولہ ہے جسے باہر سے ایندھن سپلائی نہیں ہوتا۔ H.Shapley کے اندازے کے مطابق "سورج شعاع افگنی کے ذریعہ ہر منٹ میں پچیس کروڑ ٹن کے لگ بھگ اپنا وزن کھو رہا ہے" (۵۸)

جارج گیمو "George Gamow" کے مطابق "سورج اپنے آخری لمحات میں چاند کو اتنی قلیل روشنی دے گا کہ وہ بمشکل نظر آسکے گا۔ سورج کے آخری بار سکڑنے اور موت سے ہم آغوش ہونے سے بہت پہلے ہی اس کی شدید گرمی کے باعث نسل انسانی جل کر راکھ ہوچکی ہوگی" (۵۹)

قرآن حکیم نے اس تصور کو یوں پیش کیا ہے:

﴿ اذا الشمس كورت ○ واذا النجوم انكدرت ○ و اذا الجبال سيرت ○ واذا العشار عطلت ○ واذا الوحوش حشرت ○ واذا البحار سجرت ○ واذا النفوس زوجت ○ واذا الموءودة سئلت بای ذنب قتلت ○ واذا الصحف نشرت ○ واذا السماء كشطت واذا الجحيم سعرت ○ واذا الجنة ازلفت ○ علمت نفس ما احضرت ﴾ (۶۰)

"جس وقت سورج لپیٹا جائے گا، ستارے گدلے پڑ جائیں گے، پہاڑ چلا دیئے جائیں گے، دس مہینے کی حاملہ اونٹنی عدم توجہی کا شکار ہو جائے گی، وحشی جانور (انسانوں کے ساتھ) اکٹھے کئے جائیں گے، دریا جھونک دیئے جائیں گے، مختلف جانوں کو اکٹھا کیا جائے گا، زندہ درگور کی گئی (بیٹی) سے پوچھا جائے گا کہ تجھے کس گناہ کی پاداش میں مار اگیا، اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے، آسمان کی کھال اتار دی جائے گی، دوزخ دہکائی جائے گی اور بہشت کو قریب لایا جائے گا، (اس دن) ہر شخص جان لے گا جو اس نے (اعمال) پیش کئے ہوں گے"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دوسرے مقام پر یوں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ القارعة ○ما القارعة ○وما ادراک ما القارعة ○یوم یکون الناس کالفراش المبثوث ○وتکون الجبال کالعھن المنفوش ﴾ (٦١)

"کھڑکھڑانے والی، کیا ہے کھڑکھڑانے والی؟ آپ کو کیا معلوم کہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ اس دن تمام انسان بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے اور سب پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی مانند ہوں گے"

برطانوی ماہر طبیعات وفلکیات اور مشہور سائنسدان Sir James Jeams کہتا ہے کہ

"علم حرکیات حرارت نے واضح کردیا ہے کہ فطرت اپنی آخری حالت پر پہنچنے سے پہلے ایک ایسے عمل سے گذرتی ہے جسے "اضافہ ناکارگی" (of Emtorpy Incread) کہتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ یہ ناکارگی برابر بڑھتی رہے کیونکہ وہ کسی نقطہ پر خاموش ہوکر نہیں رک سکتی۔ اسے برابر بڑھتے رہنا چاہیے تاآنکہ وہ مرحلہ آجائے جب مزید اضافہ کا امکان ہی نہ رہے جب یہ منزل آجائے گی تو مزید ارتقاء ناممکن ہوگا اور کائنات مردہ ہوکر رہ جائے گی کیونکہ علم حرکیات حرارت کسی قیام وسکون کی اجازت نہیں دیتا سوائے قبر کے قیام وسکون کے" (٦٢)

اسی لئے قیامت اب شاعری نہیں رہی بلکہ ایک Scientific حقیقت بن چکی ہے۔ جس کی قرآن حکیم نے ان الفاظ میں خبر دی ہے:

﴿ ان الساعة لاتیة لاریب فیھا ولکن اکثر الناس لایومنون ﴾ (٦٣)

"قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے"

محاسبہ آخرت اور عصری ایجادات واکتشافات

جس طرح ہر حکومت اور ہر محکمہ میں ملازمین کی سروس بک ہوتی ہے جس میں اس کے

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

زمانہ ملازمت کی ہسٹری شیٹ تیار ہوتی ہے اور اس کی بنیاد پر اس کی ترقی و تنزلی کے معاملات نپٹائے جاتے ہیں بعینہ فرشتوں کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر انسان کی چوبیس گھنٹوں کی کارکردگی لکھتی رہتی ہے۔ علمائے سائنس کا اس بات پر اتفاق ہے کہ "اثیر" (جو برق و نور سے زیادہ لطیف ہے) کا اثیری جسم ایک انتہائی نازک قسم کے خودکار کیمرہ کی طرح ہوتا ہے اس اثیری پلیٹ کی عکاسی اتنی اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے کہ وہ خیال تک کی تصویر لے لیتی ہے۔ ہر آواز و حرکت کا نقش و عکس تیار کر کے محفوظ کرلیتی ہے۔ اسی طرح عالم اثیر میں انسان کی ہر ظاہری و باطنی حرکت کی فلم تیار ہوتی رہتی ہے۔ جب "روح انسانی" پرواز کرتی ہے تو یہ اثیر علم ہمراہ لے جاتی ہے (۶۴) اسی کی بناء پر انسان کی ساری زندگی کی کارکردگی کا Audit ہو گا۔

دور حاضر میں ریڈار سسٹم ایجاد ہو چکا ہے یہ بذات خود عکس بھی لیتا ہے اور نشر بھی کرتا ہے اس سے برق پاروں کی تیز شعاعیں نکل کر سینکڑوں میل کے دائرہ پر چھا جاتی ہیں اور فضا و خلا کے گوشہ گوشہ کو اپنی پلیٹ میں لے کر اس کے اندر کی ہر چیز کا عکس لے کر پردہ پر منعکس کر دیتی ہیں۔ جہاں سے بھی یہ برقی شعاعیں گذرتی ہیں وہاں کی ہر سیاہ و سفید چیز کی ہو بہو تصویر لے لیتی ہیں۔ چنانچہ مغربی جرمنی کی پولیس نے ارتکاب جرائم کے وقت غیر مرئی شعاعوں کا استعمال شروع کر دیا ہے جن کی بدولت پولیس تاریکی میں تین سو گز تک دیکھ سکے گی لیکن مجرم پولیس کو نہ دیکھ سکیں گے۔ یہ اس کے ساتھ ساتھ وقوعہ کی تصویریں بھی لیتی رہیں گی جو مجرموں کے خلاف عدالت میں بطور شہادت پیش کی جائیں گی۔ (۶۵)

جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ "ہر چیز خواہ وہ اندھیرے میں ہو یا اجالے میں، ٹھہری ہوئی ہو یا حرکت کر رہی ہو اور وہ جہاں یا جس حالت میں ہو اپنے اندر سے مسلسل حرارت خارج کرتی رہتی ہے۔ یہ حرارت چیزوں کے اشکال کے اعتبار سے اس طرح نکلتی ہے کہ وہ بعینہ اس چیز کا عکس ہوتی ہے جس سے وہ نکلتی ہے۔ جس طرح آواز کی لہریں اس مخصوص تھرتھراہٹ کا عکس ہوتی ہیں جو کسی زبان پر جاری ہوئی تھی۔ چنانچہ ایسے کیمرے ایجاد کئے جا چکے ہیں جو کسی چیز سے نکلی ہوئی Heat Waves کو اخذ کر کے اس کی اس مخصوص حالت کا فوٹو تیار کر دیتے ہیں کہ جب وہ لہریں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس سے خارج ہوئی تھیں [٦٦] اس کیمرے کو "Evaporagraph" کہتے ہیں ان کیمروں میں انفرارڈ شعاعوں سے کام لیا جاتا ہے اس لئے وہ اندھیرے اجالے میں یکساں فوٹو لے سکتے ہیں۔ چند سال پہلے کی بات ہے کہ "ایک رات نیویارک کے اوپر ایک پراسرار ہوائی جہاز چکر لگا کر چلا گیا۔ اس کے ذرا بعد اسی کیمرہ کے ذریعے فضا سے اس کی حرارتی تصویر لی گئی جس کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا کہ اڑنے والا جہاز کس ساخت کا تھا۔ [٦٧] اس حیرت انگیز دریافت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عالمی پیمانے پر ہر شخص کی زندگی فلمائی جارہی ہے۔ ہر وقت انسان کے اقوال و افعال کائنات کے پردہ پر نقش ہو رہے ہیں جسے روکا نہیں جاسکتا۔ جس طرح فلم اسٹوڈیو میں دہرائی ہوئی کہانی کو اس کے بہت بعد اور اس سے بہت دور ایک شخص اسکرین پر اسی طرح دیکھتا ہے جیسے وہ عین موقع واردات پر موجود ہو۔ ٹھیک اسی طرح ہر شخص نے جو کچھ کیا ہو گا اور جن واقعات کے درمیان اس نے زندگی گذاری ہو گی اس کی پوری تصویر ایک روز اس کے سامنے اس طرح آجائے گی کہ وہ اسے دیکھ کر پکار اٹھے گا:

﴿ مالهذا الكتاب لايغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصاها ﴾ [٦٨]

"یہ کیسا دفتر ہے جس نے میرا چھوٹا بڑا ہر کام درج کر کے رکھ دیا ہے"

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے اعمال کے بارے میں یوں آگاہ کیا ہے:

﴿ فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره ﴾ [٦٩]

"سو جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا (قیامت کے روز) اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا"

ٹیپ ریکارڈ ایک سائنسی ایجاد ہے۔ ہم جو الفاظ اس کے سامنے اپنے منہ سے ادا کرتے ہیں۔ وہ بعینہ انہیں دہرا دیتا ہے [٧٠] چنانچہ قرآن پاک نے چودہ سو برس پہلے اس بات کو لوگوں کے ذہنوں میں بٹھا دیا تھا کہ:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

﴿ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید ﴾ (۷۱)

"وہ انسان) جو لفظ (بات) بھی منہ سے نکالتا ہے اسے اس کے قریب (موجود) نگہبان اور تیار (چوکنا فرشتہ) ریکارڈ کرلیتا ہے"

ایران کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر مصدق حسین ۱۹۵۳ء میں جب کسی مقدمے میں نظر بند تھے تو ان کے کمرے میں خفیہ طور پر ایسی ریکارڈنگ مشینیں لگا دی گئی تھیں، جو ہر وقت متحرک رہتی تھیں۔ تاکہ ان کے منہ سے نکلے ہوئے ہر لفظ کو ریکارڈ کرلیں اور بوقت ضرورت انہیں ثبوت کے طور پر عدالت میں پیش کیا جاسکے (۷۲)

اور اب تو یہ بات بالکل عام ہے جس کے ثبوت کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہی۔ بس اسی طرح ہر شخص کے ساتھ اللہ کی طرف سے مقرر فرشتے ہیں جو اس کی ہر بات کو پوری صحت و درستگی کے ساتھ لکھتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ Unvisible Recorders ہر شخص کے اردگرد لگے ہوئے ہیں جو اس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ یا اس کے اعضاء سے سرزد ہونے والے ہر عمل کو محفوظ کر رہے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا نے اس تصور یوں دیا ہے:

﴿ وان علیکم لحافظین، کراما کاتبین، یعلمون ما تفعلون ﴾ (۷۳)

"اور یقیناً تمہارے اوپر معزز لکھنے والے محافظ موجود ہیں جو کچھ بھی تم کرتے ہو، وہ اسے جانتے ہیں"

حتیٰ کہ انسان کے اپنے ہاتھ پاؤں بھی قیامت کے روز اس کے اقوال و اعمال کے لئے ٹیپ ریکارڈ کا کام دیں گے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر یہ فرمایا ہے کہ:

﴿ الیوم نختم علی افواههم وتکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم بما کانوا یکسبون ﴾ (۷۴)

"اور آج (قیامت کے روز) ہم ان کے منہ پر مہر سکوت ثبت کردیں گے تو ان کے ہاتھ ہم سے ہم کلام ہوں گے اور ان کے پاؤں، ان کے کئے کی گواہی دیں گے"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس قسم کی موجودہ سائنسی ایجادات محاسبہ آخرت کے لئے بین ثبوت ہیں کہ دنیا کے علمائے اخلاق بھی اس کے معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ ولیم لیکی لکھتا ہے کہ

"اگر انسان واقعی یہ سمجھ لے کہ اسے اپنے اعمال کا بدلہ ایک دائمی عذاب یا ثواب کی صورت میں کسی ہمہ دان اور ہمہ بین حاکم کی عدالت میں ملے گا تو یہ خیال اس کے لئے نیک کرداری کا ایک ایسا زبردست محرک ہوگا جس کے سامنے ارتکاب جرم کی اس کی کوئی تاویل نہیں چل سکتی" (۷۵)

محاسبہ آخرت کی ایک اہم کڑی وزن اعمال ہے چنانچہ سائنس کے اس ترقی یافتہ دور میں ہوا اور گرمی وغیرہ جیسی غیر مرئی اشیاء، جن کا تعلق دیکھی جانے والی اعراض سے نہیں ہے، کی پیائش کے قانون نے قرآن حکیم کے اس قول ﴿ والوزن یومئذ الحق ﴾ (۷۶) "اور اس روز (قیامت) اعمال کے وزن کی بات بالکل سچ ہے" کی تصدیق کردی ہے۔ جس کی وجہ سے اس وقت علماء کو مختلف تاویلات کرنا پڑیں چنانچہ برطانیہ کے مشہور فلسفی (بارکلے) نے یہ کہا کہ "مادہ کے جتنے بھی اعراض تسلیم کئے گئے ہیں ان کی اصل تو محسوسیت ہے" (۷۷)

بہرحال جدید سائنس نے اعمال (خیر و شر) جیسے غیر مرئی اشیاء کے وزن کئے جانے کا ثبوت فراہم کردیا ہے۔

ٹیلیویژن:

دور حاضر کی ایک اور ایجاد ٹیلیویژن نے جس طرح سینکڑوں ہزاروں میل دور بیٹھے انسان کی تمام حرکات و سکنات کو گھر بیٹھے مشکل کرکے عام انسانوں کو دکھا دیا ہے نیز اسے اس طرح محفوظ کردیا ہے کہ مدتوں بعد بھی دوبارہ، سہ بارہ اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس تحقیق نے محاسبہ آخرت میں انسانی اعمال کو بعینہ اسی طرح مشکل دوبارہ دکھائے جانے کے تصور کی مزید تائید کی ہے جس طرح اس سے سرزد ہوتے وقت اعمال ریکارڈ ہوئے تھے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ذرائع مواصلات ونشریات

آج کے جدید سائنسی دور کے ذرائع مواصلات و نشریات یعنی ریڈیو، ٹیلیویژن، وی سی آر، ٹیلیفون، وائرلیس اور ٹیلیگراف وغیرہ کی ایجادات اور ان کے استعمال (اچھے یا برے) نے قرآنی واقعات کی صداقت کا ایک اور ثبوت بہم پہنچادیا اور اہل ایمان کے دل اپنے ایمان میں اور زیادہ مضبوط و مطمئن نظر آتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے بندے اور جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب بیت اللہ کے پاس کھڑے ہو کر تمام دنیا کے لوگوں کو حج اور زیارت بیت اللہ کی دعوت دی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی اس آواز کو قدرتی ریڈیائی لہروں سے پوری دنیا کے کونے کونے میں پہنچادیا۔ چنانچہ قرآن کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے:

﴿ واذن في الناس بالحج يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق ﴾ (۷۸)

"اے ابراہیم آپ لوگوں میں حج کا اعلان فرمایئے وہ آپ کے پاس پیدل یا سواریوں پر (بازوق و شوق) نہایت دور دراز سے چلے آئیں گے"

بلاشبہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کے مشرکین و کفار کے سامنے یہ قرآنی دعویٰ

﴿ ونادي اصحاب الجنة اصحاب النار ﴾ (۷۹)

"اہل جنت دوزخیوں سے (قیامت کے روز) ہم کلام ہوں گے" اور

﴿ ونادى اصحاب النار اصحاب الجنة ﴾

"اور اہل دوزخ جنتیوں سے ہم کلام ہو کر پانی مانگیں گے" پیش کیا تو انہوں نے آپ ﷺ کا مذاق اڑایا تھا۔

مگر آج سائنس کی ان جدید ایجادات نے اس بارے میں کسی قسم کا شک و شبہ تک دور کردیا ہے۔ ان دلائل و ثبوت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے "یا سارية الجبل" کے تناظر میں سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کرامت کے اس واقعے کی از خود تائید ہوتی ہے۔ زمانہ قریب

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں جب انسان کی چاند تک رسائی ہوئی اور ایک خلاباز نے خلا میں اذان کی آواز سنی جو کہ بعد میں مسلمان ہو گیا (۸۱)۔ تو اس بات نے قرآن حکیم کے اس دعویٰ ﴿ الیہ یصعد الکلم الطیب ﴾ (۸۲) ..... "اس کی طرف پاکیزہ کلمات بلند ہوتے ہیں"..... کی تائید و تصدیق کر دی۔

دور جدید کی سواریاں:

زمانہ قدیم میں باربرداری اور انسانوں کی سواری کے لئے عام طور پر گھوڑے، خچر، گدھے، اونٹ اور بیل وغیرہ کام آتے تھے۔ یا پھر دریاؤں اور سمندروں میں کشتیاں اور جہاز استعمال کئے جاتے تھے (جبکہ آج کے جدید دور میں ابھی تک ان کا استعمال ہو رہا ہے) اور دور حاضر کی سواریوں، سائیکل، موٹر سائیکل، رکشہ ٹیکسی کار، ریل اور طیارے وغیرہ کا اس دور میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا (۸۳) مگر قرآن پاک نے اس وقت ہی دور جدید کی ان سواریوں اور انسان کے مختلف سیاروں تک ذرائع آمد و رفت کی طرف بڑے جامع و بلیغ الفاظ میں اشارہ فرما دیا تھا کہ: (۸۴)

﴿ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینة و یخلق مالا تعلمون ﴾

"اور اس (اللہ) نے گھوڑے، خچر اور گدھے اس لئے پیدا کئے کہ تم ان پر سواری کرو اور یہ تمہارے لئے زینت بھی ہیں۔ اور وہ (اللہ تعالیٰ) ایسی سواریاں بھی پیدا کرے گا جن کا تمہیں علم نہیں ہے"

﴿ وخلقنا لھم من مثلہ ما یرکبون ﴾ (۸۵)

"اور ہم نے کشتی کی مانند ان کے لئے چیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں"

قدیم فلاسفروں کے نظریہ کے مطابق سرعت سیر کی کوئی حد متعین نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ دور حاضر میں راکٹ، میزائل اور خلائی جہاز جیسی چیزیں ایجاد ہو چکی ہیں جن سے دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے کیا جاتا ہے اور اسی طرح انسان چاند پر پہنچ گیا ہے لیکن قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ان سے کہیں زیادہ تیز رفتار ذرائع آمد و رفت اور وسائل کا ذکر کیا ہے جن کی بدولت افلاک

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کیرواقعات ظہور پذیر ہوئے جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار کے وزیر آصف بن برخیا نے ملک سبا کی ملکہ بلقیس کے سینکڑوں میل دور پڑے تخت سے متعلق یہ کہا تھا:

﴿ انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک ﴾ (۸۶)

"کہ میں اسے آپ کے پاس پلک جھپکتے میں ہی لے آؤں گا" چنانچہ ایسا ہی ہوا اور چند لمحوں میں تخت بلقیس حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں موجود تھا۔

انسان کے چاند پر پہنچ جانے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر مظاہر قدرت کا نظارہ کرنے کی دعوت قرآن پاک پہلے ہی دے چکا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿ قل انظروا ماذا فی السموت والارض ﴾ (۸۷)

"آپ ﷺ فرما دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں مظاہر قدرت کا مشاہدہ کرو"

فرعون موسیٰ کی غرقابی اور اس کی نعش کی بازیابی:

قرآن پاک میں موسیٰؑ کے مقابلے میں فرعون کو اس کی معصیت الٰہی اور احکام اللہ سے بغاوت کے انجام میں دریا میں غرق کیے جانے اور پھر اس کی نعش کو تاقیامت محفوظ رکھ کر آنے والی نسلوں کے لئے سامان عبرت بنانے کے اس دعویٰ

﴿ فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک آیۃ ﴾ (۸۸)

"کہ آج ہم تیرے بدن کو (پانی سے بچا کر) محفوظ کرلیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے (بطور انجام) باعث عبرت ہو" (۸۹)

کا اس دور کے کفار و مشرکین اور منکرین قرآن و رسول ﷺ نے اور جدید دور کے دشمنا اسلام نے بھی مذاق اڑایا اور کہا کہ قرآن کے اس دعویٰ کی تصدیق تو تب ہو کہ فرعون کی لاش کا علم ہو۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر فرمایا ہے اس لئے ۱۸۸۱ء میں اہرام مصر کے قریب قدیم مصری قبرستان کی کھدائی کے دوران انگلستان کے ماہرین کو پتھر کے صندوقوں میں سے پانچ نعشیں ملیں جو کہ حنوط شدہ یعنی سائنٹیفک طریقوں سے محفوظ کی ہوئی تھیں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور ہر ایک کے بارے میں معلومات تختیوں پر درج تھیں اور ان میں سے ایک نعش فرعون موسیٰ کی تھی (۹۰) تو قرآن کے اس دعویٰ کی تصدیق و تائید ہوگئی جبکہ یہ واقعہ نزول قرآن سے تقریباً بائیس سو سال قبل پیش آیا تھا۔

قانون زوجیت:

قدیم دور کے ماہرین علم اور سائنسدانوں کی تحقیق صرف یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے صرف انسان اور حیوانوں کے جوڑے (نر و مادہ) ہی پیدا فرمائے ہیں۔ مگر جدید سائنسی تحقیقات و انکشافات نے اس کی تردید کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ نباتات و جمادات اور مادی ذرات میں بھی جوڑے (نر اور مادہ یا مثبت و منفی کی صورت میں) پائے جاتے ہیں (۹۱) مثلاً درختوں کے نر اور مادہ کا ملاپ ہواؤں کے ذریعے ہوتا ہے اور قرآن نے پہلے سے یہ فرمایا ہے کہ:

﴿ وارسلنا الریح لواقح ﴾ (۹۲)

"ہم نے بار آور کرنے والی ہوائیں بھیجیں"

اسی طرح جدید سائنسی تحقیق کے مطابق بجلی اور شعاعوں میں بھی مثبت و منفی جوڑے ہیں اور ان دونوں کے ملاپ کے بغیر صحیح اور مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوسکتا۔ اس طرح بھی قرآن حکیم کے عالمگیر اصولوں کی صداقت کی تائید بدرجہ اتم ہوجاتی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی اپنے پیغمبر کے ذریعے عام انسانوں پر یہ کہہ کر منکشف کردیا تھا کہ:

﴿ ومن کل شیء خلقنا زوجین لعلکم تذکرون ﴾ (۹۳)

"اور ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو"..... اور یہ

کہہ کر ﴿ سبحن الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض ومن انفسھم

ومما لا یعلمون ﴾ (۹۴)

"پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کی نباتات کے اور انسانوں کے اپنے اور ان چیزوں کے، جن کا ابھی تمہیں علم نہیں ہے، سب کے جوڑے بنائے"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس آیت کے آخری حصے کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ "آئندہ دنیا میں معلوم نہیں کہ کتنی ایسی چیزیں علم انسانی میں آئیں گی جن کی آج ہمیں خبر نہیں اور سائنس کی اس دوڑ کے زمانے میں جن کا وجود یا علم میں آنا عین ممکن ہے" (۹۵)

مخفی مخلوق:

اللہ جل شانہ نے جس طرح اپنی ذات پاک کو اپنی صفات کے پردوں میں چھپا رکھا ہے اسی طرح اس نے مخلوقات میں سے بعض ایسی بھی پیدا کی ہیں کہ جسم و جان رکھنے کے باوجود وہ ہمیں نظر نہیں آتیں جیسے ملائکہ اور جنات۔ انسان اپنی طبعی کثافت کی بناء پر سب کو نظر آتا ہے جبکہ وہ اپنی طبعی لطافت کی بناء پر کسی کو نظر نہیں آتے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کی انسان دشمنی کے بارے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

﴿ انه یراکم هو وقبیله من حیث لا ترونهم ﴾ (۹۶)

(کہ وہ شیطان) اور اس کا قبیلہ تمہیں دیکھتا ہے جبکہ تم انہیں دیکھ نہیں سکتے"

اسی وجہ سے بعض ملحد قسم کے لوگ ان کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے لیکن جدید سائنس نے ایک اور مخفی مخلوق دریافت کرکے اس حقیقت کا واضح اظہار کردیا ہے کہ اس کائنات میں بے شمار ایسی مخلوقات کا وجود ہے جو جسم و جان رکھنے کے باوجود ہمیں نظر نہیں آتیں۔

چنانچہ سائنس کی جدید تحقیق کے مطابق الیکٹرون اور پروٹون کے اختلاط سے پیدا ہونے والے عنصر کو سیل (Cell) کہتے ہیں۔ یہ جاندار بڑے حساس، صاحب جسامت، تیز حرکت کرنے والے اور اپنی بقا کے لئے کوشاں رہنے والے ہوتے ہیں۔ جنہیں انسانی نظر صرف خوردبین کی مدد سے دیکھ سکتی ہے۔

سر چارلس ڈارون کے بیان کے مطابق (BACTERIAS) اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ایک پن کی نوک پر ایسے لاکھوں ذی روح اور ذی حیات نظر آتے ہیں۔ خود حضرت انسان دو ہزار کروڑ (Cells) کا مرکب ہے اور اس کائنات اکبر میں کائنات اصغر کی حیثیت رکھتا ہے لہذا قرآن

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مجید میں متعدد جگہ مذکور جنات و ملائکہ کے وجود کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ [۹۷] ہزاروں تحقیق گاہوں میں ان کی موجودگی کا سائنسی آلات کے ذریعے مشاہدہ ہو چکا ہے۔ [۹۸]

دماغی امراض:

پوری دنیا کے ماہرین نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ تمام دماغی بیماریوں کی ابتداء Frustration (اطمینان قلب کے فقدان) سے ہوتی ہے۔ اسی کی بنا پر کنگ ایڈورڈ کالج کے شعبہ نفسیات کے سربراہ "پروفیسر آئی اے کے ترین" نے کہا کہ "ذہنی دباؤ کا بہتر علاج، صبح کی نماز ہے" اسی شعبہ میں ہونے والے ایک تحقیقاتی سروے کے حوالے سے بتایا گیا کہ "تہجد کی نماز اس بیماری کا موثر علاج ہے" [۹۹]

گویا یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان امراض کا علاج یا اطمینان قلب کے حصول کے لئے ذکر الٰہی ضروری ہے اور یہ بات قرآن پاک میں پہلے سے موجود ہے کہ:

﴿ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ﴾ [۱۰۰]

"یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں"

چنانچہ ڈاکٹر سید مبارک علی الجیلانی فرماتے ہیں کہ "شفاخانہ امراض دماغی۔ طائف (سعودی عرب) میں میرے طریق علاج یعنی علاج بالقرآن کا مختلف ممالک کے ماہرین نفسیات نے مشاہدہ کیا بلکہ ایک باقاعدہ سائنٹیفک تحقیقاتی ادارہ برائے ریلیجس تھراپی (Religeous Thrapy) قائم کر دیا جس میں کئی مرضوں خصوصاً جنون، مرگی اور مالیخولیا وغیرہ میں مبتلا مریضوں کو علاج بالقرآن کے ذریعہ بحکم الٰہی شفا سے ہمکنار کر کے موجودہ مادی سائنس، فرائیڈ کے نظریات کے ابطال اور آیات قرآن کی تاثیر کو سائنسی طور پر ثابت کیا ہے [۱۰۱] اور اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ان الفاظ میں کر چکا ہے:

﴿ وننزل من القرآن ماهو شفاء ورحمة للمومنين ﴾ [۱۰۲]

"اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شفا اور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

رحمت ہوتی ہے"

سور کا گوشت اور خون :

ان دونوں چیزوں کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے :

﴿ انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر ﴾ (۱۰۳)

"بے شک تمہارے لئے اللہ تعالٰی نے مردار اور خون (پینا) اور سور کا گوشت (کھانا) حرام قرار دیا ہے"

سور (خنزیر) کے گوشت کے وجہ تحریم کے بارے میں ایک جرمن مقالہ نویس نے یہ بیان دیا ہے کہ :

"حضرت محمد ﷺ نے خنزیر کے گوشت اور دیگر حرام جانوروں کے گوشت جن کو کھانے سے انہوں نے اپنی امت کو روکا ہے، کے اندر انہوں نے ضرور امراض ہیضہ، ٹائیفائڈ اور بخار وغیرہ کا خطرہ دریافت کرلیا ہوگا" (۱۰۴)

رہی خون کی بات تو جدید سائنس کی اس کے متعلق یہ تحقیق ہے کہ "خون میں جسم کی تمام فاسد رطوبتیں جمع ہوتی رہتیں ہیں" (۱۰۵) یہی وجہ ہے کہ اسلام نے خون کا استعمال حرام قرار دیا ہے۔

شراب :

موجودہ سائنسی تحقیقات نے شراب کے نقصانات کو روز روشن کی طرح واضح کردیا ہے جب کہ مشہور ماہر غذائیات "پروفیسر شبلز" نے اعداد و شمار کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے کہ ترقی یافتہ مغربی معاشروں میں جتنے جان لیوا امراض موجود ہیں، ان سب کی وجہ شراب نوشی ہے کیونکہ یہ پھیپھڑوں اور زبان کے کینسر کا بڑا سبب ہے۔ ذیابیطس اور کتھیمیا کا مرض بھی اس سے پیدا ہوتا ہے (۱۰۶) یہی وجہ ہے کہ اسلام نے چودہ سو سال قبل ہی اس کے نقصانات کا تذکرہ کرکے اسے حرام قرار دے دیا تھا۔ بلکہ خود بعض صحابہ کرام نے مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ سے اس

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بارے میں مطالبہ کیا تھا کہ "افتنا فی الخمر فانها مذهبة للعقل مسلبة للمال" (۱۰۷)
"اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں شراب کے بارے میں فتویٰ دیجئے (کہ یہ حرام ہے) کیونکہ یہ عقل کو ضائع کرنے والی اور مال برباد کرنے والی چیز ہے"..... تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما کر اسے حرام قرار دیا:

﴿ یاایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ﴾

"اے ایمان دارو، شراب، جوا، بت اور پانسے سب گندے شیطانی کام ہیں لہٰذا ان سے پرہیز کرو تاکہ تم کامیاب ہو سکو" (۱۰۸)

سچے اور مخلص مسلمانوں نے ایک ہی حکم کا اشارہ پاتے ہی اس "ام الخبائث" کا خاتمہ کر دیا اور اپنے اوپر حرام کر لیا۔ چنانچہ ایک متعصب مغربی مفکر (سر ولیم میور) لکھتا ہے کہ "اسلام فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ترکِ مے خواری میں جس طرح وہ کامیاب ہوا ہے، کوئی اور مذہب کامیاب نہیں ہوا" (۱۰۹)

مگر افسوس کہ آج کا نام نہاد مسلمان ابھی تک اس حرام، ام الخبائث کا شکار ہے۔

مختصرا یہ کہ مذکورہ بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ موجودہ سائنسی تحقیقات و نظریات اسلامی تعلیمات یا قرآن مجید کے خلاف نہیں ہیں بلکہ اس کی مرہونِ منت اور مؤید ہیں۔ سائنس کی ترقی نے قرآن مجید کی تمام بتائی ہوئی باتوں کو ثابت کر دکھایا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے اس مضمون میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ناقص کوشش کو قبول فرمائے اور ہم سب کو عقلِ سلیم اور فکرِ اسلامی عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حواشی و حوالہ جات

(۱) سورہ البقرہ: ۱۶۴ —— (۲) آل عمران: ۱۷۹ —— (۳) قرآن اور سائنس ص: ۳۰ مطبوعہ —— (۴) الاعراف: ۱۸۵ —— (۵) اسلام اور سائنس —— (۶) سیارہ ڈائجسٹ، چودہ صدیاں نمبر ص: ۳۳۳ —— (۷) انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا —— (۸) کیا سائنس ہمیں بچا سکتی ہے۔ ص: ۱۳۶ —— (۹) کیا سائنس ہمیں بچا سکتی ہے۔ ص: ۱۹۳ —— (۱۰) اسلام اور سائنس، ص: ۳۵ —— (۱۱) Education —— (۱۲) اسلام کا نظام تعلیم، ص: ۴۱ —— (۱۳) خدا کہاں ہے؟ ص: ۲۷ —— (۱۴) قرآن کریم اور علوم فلکیات، ص: ۳ —— (۱۵) تمدن عرب —— (۱۶) تاریخ عرب —— (۱۷) معرکہ مذہب و سائنس —— (۱۸) قرآن کریم اور علوم فلکیات —— (۱۹) سورۃ الانشقاق: ۱۸، ۱۹ —— (۲۰) معجزہ کیا ہے؟ ص: ۴۸ —— (۲۱) قرآن اور سائنسی علوم، ص: ۵۴ —— (۲۲) پاکستان ٹائمز ۱۷- اگست ۱۹۶۹ء —— (۲۳) قرآن کریم اور علوم فلکیات، ص: ۸ —— (۲۴) سورۃ القمر: ۲۹ —— (۲۵) اسلام اور سائنس، ص: ۱۵۳ —— (۲۶) سورۃ الملک: ۵ —— (۲۷) قرآن اور سائنسی علوم، ص: ۷ —— (۲۸) سورۃ الاعراف: ۵۴ —— (۲۹) قرآن اور سائنسی علوم، ص: ۷ —— (۳۰) سورۃ الانعام: ۹۸ —— (۳۱) قرآن اور سائنسی علوم، ص: ۹ —— (۳۲) سورۃ التکویر: ۱۵، ۱۶ —— (۳۳) سیارہ ڈائجسٹ چودہ صدیاں نمبر، ص: ۳۳۴ —— (۳۴) سورہ الذاریات: ۴۷ —— (۳۵) سیارہ ڈائجسٹ چودہ صدیاں نمبر، ص: ۳۳۴ —— (۳۶) سورہ الانبیاء: ۳۰ —— (۳۷) سیارہ ڈائجسٹ چودہ صدیاں نمبر، ص: ۳۳۴ —— (۳۸) سورۃ الرعد: ۴۱ —— (۳۹) سورۃ لقمن: ۲۰ —— (۴۰) اسلام اور انسان، ص: ۱۷۴ —— (۴۱) On the track of Discovery. —— (۴۲) سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر، ص: ۵۳۳ —— (۴۳) سورۃ السباء: ۱۲، ۱۳ —— 1 (۴۴) خدا کہاں ہے؟، ص: ۸۶ —— (۴۵) سورۃ الانعام: ۱۰۴ —— (۴۶) اسلام اور سائنس، ص: ۱۵۴ —— (۴۷) سورۃ الانعام: ۳ —— (۴۸) ٹریبیون ۱۷- اکتوبر ۱۹۷۴ء —— (۴۹) خدا موجود ہے۔ ص: ۳۴۹ —— (i۵۰) سورۃ الزمر: ۶۲ —— (ii۵۰) سورۃ آل عمران: ۸۳ —— (۵۱) قرآن اور سائنس، ص: ۱۳۷ —— (۵۲) سورہ الانبیاء: ۳۰ —— (۵۳) Man does not stand alone. p:201 —— (۵۴) سورۃ الملک: ۲ —— (۵۵) سیارہ ڈائجسٹ چودہ صدیاں نمبر، ص: ۳۳۴ ——

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۵۶) سورۃ النبا:۱ —— (۵۷) قرآن اور سائنس —— (۵۸) خدا کہاں ہے؟ ص:۱۶۹
—— (۵۹) سورج کی موت و پیدائش، ص: ۲۱۳ —— (۶۰) سورۃ التکویر، :۱-۱۴ ——
(۶۱) سورۃ القارعۃ :۱-۵ —— (۶۲) Mysterious Universe: —— (۶۳) سورۃ
المومن:۵۹ —— (۶۴) خدا کہاں ہے؟ ص:۶۶ —— (۶۵) خدا کہاں ہے؟ ص:۶۶
—— (۶۶) اسلام اور سائنس، ص:۱۰۵ —— (۶۷) Reader Digest, Nov:1960
—— (۶۸) سورۃ الکھف:۴۹ —— (۶۹) سورۃ الزلزال:۷،۸ —— (۷۰) اسلام
اور انسان، ص:۱۷۴ —— (۷۱) سورہ "ق" :۱۸ —— (۷۲) اسلام اور سائنس،
ص:۱۰۴ —— (۷۳) سورۃ الانفطار :۱۰،۱۱ —— (۷۴) سورہ یٰسین:۶۵ —— (۷۵)
تاریخ اخلاق یورپ ،ص:۱۳ —— (۷۶) سورۃ الاعراف :۱۸ —— (۷۷) سہ ماہی مجلہ
نشان منزل ، ص:۲۵ —— (۷۸) سورۃ الحج : ۲۷ —— (۷۹) سورۃ الاعراف: ۴۴،۴۵
—— (۸۰) حقیقت دین : ۲۲ —— (۸۱) قرآن کریم اور علوم فلکیات : ۸ —— (۸۲)
سورۃ الفاطر:۱۰ —— (۸۳) اسلام اور انسان :۱۷۱ —— (۸۴) النحل :۸ ——
(۸۵) یٰسین :۴۲ —— (۸۶) النحل : ۴۵ —— (۸۷) یونس :۱۰۱ —— (۸۸)
یونس:۹۲ —— (۸۹) سورہ یونس : ۹۳ —— (۹۰) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا : ۲۶/۱۷ ——
(۹۱) کاروان سائنس : ۴ —— (۹۲) الحجر : ۲۲ —— (۹۳) الذاریات:۴۹ ——
(۹۴) یٰسین :۳۶ —— (۹۵) اسلام اور انسان :۱۷۱ —— (۹۶) الاعراف :۲۷ ——
(۹۷) خدا کہاں ہے؟: ۶۳ —— (۹۸) قرآن اور سائنس:۱۸۷ —— (۹۹) روزنامہ
جنگ: ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء —— (۱۰۰) الرعد :۲۸ —— (۱۰۱) قرآن اور سائنس : ۱۹۷ ——
(۱۰۲) بنی اسرائیل :۸۲ —— (۱۰۳) البقرۃ :۱۷۳ —— (۱۰۴) اخبار وکیل، ۱۸ جون
۱۹۱۳ء —— (۱۰۵) خدا کہاں ہے؟ ص:۱۷۰ —— (۱۰۶) اسلام اور مغربی تحریکات : ۱۷۷
—— (۱۰۷) تفسیر معارف القرآن آیت "اثمهما اکبر" —— (۱۰۸) المائدہ:۹۰
—— (۱۰۹) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ